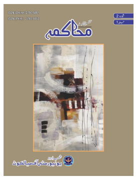

علمی و تحقیقی مجلہ "محاکمہ" یونیورسٹی آف سیالکوٹ

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

طالب حسین ہاشمی، ہیڈ ماسٹر

پی ایچ ڈی اقبالیات اسکالر، ایم ایڈ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ پاکستان

علامہ اقبال اور بروزیت: تحقیقی مطالعہ

Allama Iqbal and Burazit: A Research Study

Talib Hussain Hashmi, Headmaster

P.hD.Iqbal Studies Scholar.M.Ed.

Allama Iqbal Open University Islamabad.Pakistan

ABSTRACT

The advent of Prophets has been a guidance for humanity in every era. The lineage of prophets that started with Hazrat Adam (A.S.) came to an end with our Holy Prophet Hazrat Muhammad (Peace be upon Him). According to one Hadith, our beloved Prophet (Peace Be Upon Him) is the last brick in that palace of prophethood. The 'fitna" of Qadianiat started in the previous century when Ghulam Ahmed Qadyani claimed to be the last prophet calling himself as 'shadow of the real prophet'. He initiated the self-claimed, so-called theory of "Zilli Barozi Nabi" (Shadow Precocial Prophet). The current study explores the dynamics of this claim of "Baroziyat" from various perspectives in historical context.

KEYWORDS:Khtam e Nabuwat, Prosperity, Qadianism

تلخیص: ہر دور میں انبیاء کی آمد انسانیت کے لئے مشعل راہ رہی ہے۔ انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت آدم سے آغاز ہوا اور نبی کریمؐ پر ختم ہوا۔ حدیث کے مطابق ہمارے پیارے نبیؐ اس ختم نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ قادیانیت کا "فتنہ "پچھلی صدی میں شروع ہوا تھا، جب غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو " حقیقی نبی کا سایہ "کہ کر آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ نام نہاد نظریہ "ظلی بروزی نبی"

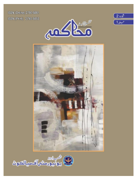

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

(شیڈو پریکوشل نبی) کا آغاز کیا۔ موجودہ مطالعہ "بروزیت" کے اس دعوے کی حرکیات کو تاریخی تناظر میں مختلف زاویوں سے تلاش کرتا ہے۔

کلیدی االفاظ: ختمِ نبوت، بروزیت، قادیانیت

اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام کو ہر زمانے میں بھیجا۔ انبیاء کرام تشریف لاکر تاجدارِ عرب و رحمت العالمینؐ کی آمد کی بشارتیں دیتے رہے تا آنکہ وہ محبوب رب العالمین دنیا میں تشریف لے آئے۔ اللہ عزوجل نے رسولؐ کو قیامت تک کے انسانوں کو تبلیغ دین کی ذمہ داری عطا فرمائی اور دین متین کی تکمیل کا فریضہ سر انجام دیا۔ نبی کریمؐ کی اِطاعت کے بعد کسی کی اطاعت لازمی نہیں۔ اِسی بات کا اعلان خود خالقِ کائنات نے قرآن مجید کی سورت المائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔ سورۃ المائدہ۔ آیت نمبر ۳

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمھارے لیے اسلام ہی کو دین پسند کیا"

اللہ عزوجل نے آپؐ کی آمد کے بعد کسی اور نبی کے آنے کی گنجائش نہیں رکھی۔ اسلام کا عقیدہ ختم نبوتؐ اُمتِ مسلمہ کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت محمدؐ سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی کو عہدہ نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ اسلام کی جان عقیدہ ختم نبوتؐ ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات اور آنحضرتؐ کی سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا "(۴۰) سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۴۰

ترجمہ: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسولؐ ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ ہر بات جانتا ہے"

آپ ﷺ کو خاتم النبیین ﷺ فرما کر اعلان کر دیا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ اللہ عزوجل کے آخری نبیؐ ہیں۔ یہی ہم مسلمانوں کا پختہ ایمان ہے کہ روئے زمین کی ہر قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپؐ کی لائی ہوئی آسمانی کتاب قرآن حکیم تمام آسمانی کتب کے احکام منسوخ کرنے والی اور آئندہ کے لیے تمام معاملات کے احکام و قوانین میں جامع ہے۔ قرآن پاک مکمل دین کا اعلان کرتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:۔

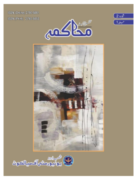

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَ بَعۡدِیۡ وَلَا اُمَّۃَ بَعۡدِیۡ"

ترجمہ: "رسول اکرمؐ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی امت نہیں یعنی کسی نئے آنے والے نبی کی امت نہیں"(1)

اسلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ، رسالت اور قیامت کے بنیادی عقائد کے ساتھ فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل اسی طرح یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ حضرت محمدؐ خاتم النبیینؐ ہیں۔ جو شخص بھی ختم نبوت کے اس مفہوم کا انکار کرے وہ بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاکستان میں ۱۹۷۳ء کے آئین میں تاجدار دو جہاں حضرت محمدؐ کو اللہ کا آخری نبی نہ ماننے والوں کو "غیر مسلم" قرار دیا گیا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی ۱۳ فروری، ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ غلام قادیانی کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں سے غداری کرتے ہوئے انگریزوں کو ۵۰ گھوڑے مع سوار تحفے میں عنایت کئے تھے جس کا اعتراف خود مرزا غلام قادیانی نے اپنی کتاب میں کیا"(2)

غلام قادیانی نے انگریز کی سرپرستی کی وجہ سے "فتنہ قادیانیت" کی بنیاد ڈالی۔ غلام قادیانی نے کہا تھا میں ظلی بروزی نبی ہوں۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔ "بروز" سے مراد کسی کامل شخصیت کا اپنے باطنی اور معنوی کمالات کے ساتھ کسی ناقص شخصیت میں ظاہر ہونا اور اسے اپنا سا بنالینا"۔ "ظل" کا مفہوم "سایہ" اور "ظلی کا مفہوم "سائے والا"۔ قادیانی خود کو ظلی نبی کہتا ہے"۔ غلام قادیانی نے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ "بروز" کا لغوی معنی "نو ظہور" ہے۔ غلام قادیانی نے "بروزی نبی" ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔"۔ پیر سید مہر علی شاہ "سَیفِ چِشتِیائی" میں رَقم طراز ہیں:۔

" قادیانی گو کہ بظاہر ظلّیت اور بُروز اور فنافی الرسول کے الفاظ کو سپر بنا رکھا ہے۔ مگر فی الحقیقت نبوت اصلیہ کا مدّعی ہے۔ اور بر تقدیر تسلیم فنافی الرسول ہونے اس کے، پھر بھی آنحضرت ﷺ کے بعد نبی و رسول کہلوانے کا مجاز نہیں ہو سکتا"۔(3)

۱۹۱۴ء میں قادیانیوں میں دو فرقے ظاہر ہو گئے۔ ایک قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے اور اس کے علاوہ دوسرا ٹولہ لاہوری احمدی، مرزا غلام احمد قادیانی کو" مجدد" تسلیم کرتے تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنے ذاتی خط میں ۲۱ جون ۱۹۳۶ء میں حکیم الامت علامہ اقبال نے لکھا:۔

"I have no doubt in my mind that the Ahmmadis are traitors both to Islam and India.

پیر سید مہر علی شاہ نے "سَیفِ چِشتِیائی" میں رقم طراز ہیں:۔

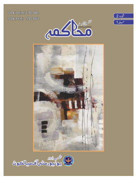

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

" قادیانی کا یہ کہنا میں " ظلی " طور پر نبی و رسول ہوں اور میرا ماننا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ اس سے اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ بعد آنحضرتؐ کے "نبی" اور "رسول" کا لقب ظلّی طور پر بھی کسی کا استحقاق نہیں "(4)

"عامتہ المسلمین" کا قول کچھ یوں تھا:۔

" حضور سرور کائناتؐ کے بعد مدعی نبوت کافر مطلق ہے اور جو لوگ حضورؐ کے بعد کسی نبی کو مانتے ہیں، وہ گویا رسالت محمدیہؐ کے منکر ہیں۔ لہٰذا ملت اسلامیہ سے خارج ہیں "(5)

اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت اور نبی کریمؐ کی اطاعت سے نبوت ملتی تو عشرہ مبشرہ، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کو ملتی۔ مگر کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کوئی اطاعت و فرماں برداری سے نبی نہیں ہو سکتا۔ نبوت اور رسالتؐ اللہ عزوجل کی عطا ہے۔ اللہ عزوجل جس کو چاہتا ہے نبی اور رسول بناتا ہے۔ غلام احمد قادیانی کہتا ہے:۔

" مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں "(6)

اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جہاں اس نے اپنی رسالت کو رکھنا ہے۔(الانعام۔124)

" نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بے شمار جھوٹے آئیں گئے جو اپنے آپ کو نبی کہلوانا پسند کریں گے۔ ان میں سے ایک جھوٹا اور کذاب غلام احمد قادیانی ہے، جس نے نبوت کا دعوی کیا، شریعت کی روشنی میں کذاب اور مردود ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جھوٹ و فریب کو بے نقاب کر دیا۔ قادیانی دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار ہوا "۔(7) " یہ لفظ حلول اور تناسخ کے معانی کے مترادف بھی استعمال ہے " (8)

سید سلیمان ندوی کے نام اقبال اپنے خط 7-اگست 36ء میں رقم طراز ہیں:

" لفظ بروز کے متعلق اگر کوئی نکتہ آپ کے ذہن میں ہو یا کہیں صوفیہ کی کتابوں میں اس پر بحث ہو تو اس کا پتہ دیجیے "

علامہ ابو الخیر اسدی "بروز" کے بارے میں رقم طراز ہیں:

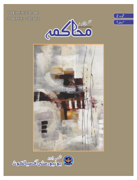

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"بروز کا اصل ماخذ تناسخ کا قدیم نظریہ ہے۔ بروز یہ ہے کہ ایک روح دوسری اکمل روح سے فیضان حاصل کرتی ہے جب اس پر تجلیات کا فیضان ہوتا ہے تو وہ اس کی مظہر بن جاتی ہے۔"(9)

علامہ اقبال بعد میں بھی "بروز" لفظ کی تحقیق میں کوشاں رہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو حضورؐ کا سایہ اور ظل قرار دیتے تھے۔ مرزا کے مطابق حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیینؐ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قادیانی کے مطابق "بروز" سے مراد تیرہ سو سال بعد روح محمدیؐ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جسم میں جنم لیا۔ غلام قادیانی اس بات سے آگاہ تھا کہ یہ عقیدہ اُمت مسلمہ کے مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ علامہ اقبالؒ بروز، حلول اور ظل کے ضمن میں " قادیانی اور جمہور مسلمان" میں لکھتے ہیں:

"اسلامی ایران میں موبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انھوں نے بروز، حلول اور ظل وغیرہ کی اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لیے لازم تھا تاکہ ظاہراً اگر یہ اصطلاحیں مسلمانوں کو ناگوار نہ گزریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بل کہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اس موبدانہ تصور میں ملتا ہے"(10)

بروزیت کا تعلق قادیانیت سے ہے۔ لغوی معنی چھپا ہوا، پوشیدہ۔ قادیانیوں نے " مرزا غلام احمد قادیانی " کو بروزی نبی کہا ہے، اس جھوٹے ملعون کو مسلمانوں کے کلمے میں حضرت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا بدل سمجھتے ہیں۔ اس گمراہ کُن تصور کو بروزیت کہتے ہیں۔

" کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے ہر بات کے بعد نئی بات بنائی ہو۔ یہ شرف صرف اور صرف قادیانی جعلی نبی کو حاصل ہے۔ یہ بات صرف ظلی اور بروزی نبی تک نہ رہی بلکہ اور آگے بڑھی"(11)

غلام قادیانی کبھی بروزی نبی، کبھی ظلی نبی، کبھی مسیح موعود، کبھی خود کو مجدد کبھی خدا بن جاتا ہے۔ یہ شخص جو انسانیت کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا، اس پر تو اسے راجپال سے بھی بدتر سزا دینی چاہیئے تھی تاکہ ایسے کذاب جنم لینا قیامت تک کے لیے بند ہو جائے مگر شاید قدرت کو اسے لعنت ملامت کے ذریعے روزِ قیامت تک نشان عبرت بنانا تھا۔ میاں بشیر الدین کا مضمون "الفضل۔ جولائی ۱۹۲۴ء" میں لکھتے ہیں:۔

" اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا' جب ایک نئی نبوت بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رُکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا"(12)

غلام ا قادیانی نے نبوت کے بند دروازے کھولنے کے لیے یکے بعد دیگرے کئی دعوے کئے ہیں:۔

" قادیانی نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر ۱۹۰۱ء میں "نبوت "کا دعویٰ کیا ہے عُلمائے اسلام نے ان کی مخالفت کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے"(13)

غلام قادیانی نے دعویٰ کیا کہ وحی کا سلسلہ حضرت محمدؐ پر ختم نہیں ہوا۔ ان پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔

"وہ کفریہ کلمات بکتا ہے میں اس دین کو لعنتی قرار دیتا ہوں جس میں کہا جائے وحی ختم ہو گئی"(14)

قادیانی نے امام زماں ہونے کا دعویٰ کیا:

"اس زمانہ میں امام الزماں کون ہے، جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی، خدا کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے میں امام الزماں ہوں"(15)

علامہ اقبال عقیدہ ختمِ نبوت میں کس قدر واضح اور شفاف خیالات کے حامل ہیں۔

" ابتدا میں قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبالؒ کا طرزِ عمل خاصا نرم تھا اور مسلمان سمجھ کر ہی ان سے معاملہ کرتے رہے، مگر جب قادیانیت کی حقیقت ان پر آشکار ہو گئی تو ۱۹۳۳ء میں انہوں نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا اور ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء کو قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور اور جامع بیان جاری فرمایا"(16)

علامہ اقبال خط میں لکھتے ہیں:۔

"ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے۔ تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل"(17)

۱۹۰۱ء میں قادیانی نے نبوت کا اعلان کرتے ہوئے کہا:۔

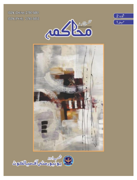

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔"(18)

خدا کی قدرت یہ ہے کہ اس نے جھوٹ کو جھوٹے کی زبانی خود ظاہر کرا دیا اور اس کے مکر و فریب کے جال کو اس کی گردن کے گرد تن دیا۔ اسے کہتے ہیں جادو جو سر چڑھ کر بولے یہ قادیانیوں کی معتبر کتاب کا حوالہ ہے۔ اگر ہمت ہے تو اسے رد کریں۔ جھوٹا نبی یہاں پر چال چل رہا ہے۔ عبد المجید خان ساجد فرماتے ہیں:۔

"میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور رسول ﷺ پر ختم ہو گئی"(19)

کس طرح عقیدہ تبدیل ہو رہا ہے اور ساتھ ساتھ نبوت پر پورا یقین۔ ایسا دجل! معاذ اللہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے کشف و الہام کے خیالات سے فائدہ اٹھایا حالانکہ قرآن و حدیث میں کشف و الہام جیسی کوئی چیز موجود نہیں۔ یہ سب غلط مفروضے ہیں اور انھی کی بدولت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کو چمکایا۔ فرماتے ہیں:

"خاتم النبیین ﷺ کا لفظ ایک الٰہی مہر اور اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرتؐ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا"(20)

مرزا بشیر الدین نے تو حد کر دی اور رہی سہی کسر یہ کہہ کر پوری کر دی:

"اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں "بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ" اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف بیان دے رہا ہے"(21)

"کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبیؐ کا بغیر کسی استثنا کے خاتم النبیینؐ نام رکھا اور ہمارے نبیؐ نے اہل طلب کے لیے اس کی تفسیر اپنے قول "لا نبی بعدی" میں واضح طور پر فرما دی۔ آپؐ خاتم النبییّن ہیں"(22)

غلام قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ مگر اسی طرح حضور ﷺ کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ درست نہیں ہے۔ دیکھیے کس طرح عقیدہ بدل رہا ہے اور کس طرح نئے معنی دیے جا رہے ہیں جو کسی عربی دان نے عطا نہیں کیے۔ ۱۹۰۲ء میں

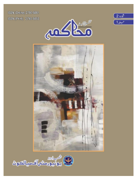

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

علامہ اقبالؒ نے سب سے پہلے قادیانیت پر زبردست انداز میں وار کیا۔عام طور پر تاثر دیا جاتا ہے کہ اقبال ۱۹۳۵ء کے بعد قادیانیوں کے خلاف ہوئے اس سے قبل وہ ان کے لیے نرم گوشہ رکھتے تھے۔

؎ اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک		بزم را روشن ز نور شمع عرفاں کردہ (23)

مولانا غلام رسول مہر رقم طراز ہیں:

"بقول اقبال تیرے نبی کریمؐ بعد نبوت کا دعویٰ ہر لحاظ سے شرک فی النبوت ہے۔
خواہ اس کا مفہوم کوئی ہو یعنی "ظلی" اور "بروزی نبوت" بھی اس سے باہر نہیں"
(24)

شیخ عبدالقادر کے رسالے "مخزن" لاہور بابت مئی ۱۹۰۲ء اور منشی محمد دین فوق کے اخبار "پنجہ فولاد" ۱۱جون ۱۹۰۲ء میں قادیانی کے نتائج کا یوں تجزیہ کیا گیا۔

"یاد رہے کہ یہ قادیان کی طرف سے بیعت کے جواب میں شعر لکھے۔یاد رہے
مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دشمنوں کی موت پر پیشگوئیاں کرتا رہتا کہ فلاں کب
فوت ہو گا"(25)

"انجمن حمایت اسلام لاہور" کے جلسے میں "فریاد امت" کے نام کے عنوان سے ۱۹۰۳ء میں علامہ محمد اقبالؒ نے ایک نظم پڑھی جس کا دوسرا عنوان "ابر گہربار" تھا۔اس میں انھوں نے یہ شعر پڑھا۔

؎ مجھ کو انکار نہیں آمد مہدی سے مگر		غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا

اقبالؒ نے اس شعر کے ذریعے غلام قادیانی کے اس عجیب و غریب دعوے کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا کہ وہ مثل محمد کے بھی مدعی تھے۔علامہ اقبال اپنے خطبے "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" میں ۱۹۱۱ء کو قادیانیوں کو ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ کہنے کے ساتھ ساتھ انہیں "نام نہاد قادیانی فرقہ" کہا۔

"ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے ترجمے میں ایک جُملہ جو "قادیانی تحریک" کے لیے لکھا گیا ہے۔ڈاکٹر وحید عشرت کے مطابق مولانا ظفر علی خان نے اس مقالے کے ترجمہ SO CALLED"غلط طور پر منسوب کیا گیا ہے کہ الفاظ غلطی سے چھوڑ دیے جس کو قادیانیوں نے اپنے حق میں استعمال کیا کہ اقبالؒ ہمیں ٹھیٹھ اسلامی سیرت والا فرقہ سمجھتے تھے حالاں کہ علامہ اقبالؒ سے انھیں غلط طور پر منسوب کیا گیا یا نام نہاد ٹھیٹھ اسلامی سیرت والا فرقہ لکھتے ہیں۔جو بظاہر تو اسلامی سیرت و کردار کا ٹھیٹھ نمونہ نظر آتا ہے مگر بباطن کافر اور خارج از اسلام ہے۔

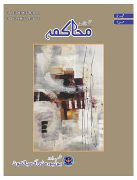

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

۱۹۳۴ء میں علامہ اقبالؒ نے لکھا کہ قادیانی جماعت نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کی قائل ہے"۔ (26)

علامہ اقبالؒ نے "عقیدہ ختم نبوت" کا واضح اعلان ۱۹۱۵ء میں "رموز بے خودی" میں کیا:۔

لا نبی بعدی ز احسان خدا است   پردہ ناموس دین مصطفیٰ ﷺ است

حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست   تا ابد اسلام را شیرازہ بست(27)

۱۹۱۶ء میں علامہ محمد اقبالؒ نے ایک بیان میں فرمایا تھا: "جو شخص حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کا قائل ہوا جس کا انکار مستلزم کُفر ہو تو وہ خارج از اسلام ہو گا۔ اگر " قادیانی جماعت " کا بھی یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے "(28)

ڈاکٹر جاوید اقبال رقم طراز ہیں:۔

" قادیانیت اور صحیح العقیدہ مُسلمان میں علامہ اقبال کا استدلال یہ تھا کہ مسلمانوں کی ملّی وحدت کی بنیادیں مذہبی تصور پر استوار ہیں۔ اگر ان میں کوئی ایسا گروہ پیدا ہو جو اپنی اساس ایک نئی نبوت پر رکھتے ہوئے۔ یہ اعلان کرے کہ تمام مسلمان جو اس کا موقف نہیں کرتے وہ کافر ہیں"(29)

علامہ محمد اقبالؒ مرزا قادیان کے نبوت کے جھوٹے دعووں سے پردہ اُٹھا کر فرماتے ہیں:۔

"بانی نبوت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمدؐ کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خود محمدؐ کی نبوت کو نامکمل ثابت کرتا ہے"(30)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنا راستا ر آہستہ آہستہ ہموار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ رَقم کرتا ہے:۔

"میں کہتا ہوں کہ آنحضرتؐ کے بعد جو در حقیقت خاتم النبیّین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔۔ بروزی طور پر نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرتؐ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرتؐ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمدؐ ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبیّینؐ کی مہر نہیں ٹوٹی"(31)

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے الفاظ کو وحی قرار دیتا ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی اپنا قرآن سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ قادیانی کے نظریے کے مطابق نبوت کے انکار کرنے والے دوزخی اور کافر تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی "ظل" اور "بروز" جیسے الفاظ کے ذریعے معصوم لوگوں کو فریب اور دھوکا دینے کے لیے استعمال کر رہے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی جس انداز سے تبلیغ کرنے کی کوشش کر رہا تھا، مفکر ملت علامہ اقبال اس انداز سے اچھی طرح واقف تھے۔ علامہ اقبال نے مرزا قادیانی کے الفاظ پر تبصرہ اس انداز میں کیا:

> "مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ میں پیغمبر اسلام کا بروز ہوں۔ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کا خاتم النبیین ہونا در حقیقت محمد کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ پس یہ نقطہ نظر پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کو مسترد نہیں کرتا۔"(32)

بقول ڈاکٹر عشرت حسین:

> "قادیانیوں نے بروز کے تصور کا استخراج ابن عربی کی "فصوص الحکم" میں بیان کردہ حقیقت محمدیہ سے کیا۔ علامہ اقبال کو "ابن عربی" سے بعض باتوں پر فلسفیانہ اختلاف ضرور تھے تاہم ان کا یقین تھا کہ ہسپانیہ کا یہ عظیم الشان صوفی محمدؐ کی ختم نبوت پر اس طرح مستحکم ایمان رکھتا ہے کہ جس طرح راسخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے"(33)

اقبال نے اپنے خطبے میں لکھتے ہیں:

> "نبی اور ولی کا فرق بیان کیا تھا کہ ولی کا مذہبی تجربہ اس کا ذاتی ہوتا ہے جب کہ ایک نبی اس تجربے سے گزر کر عرفان و عشق سے فیض یاب ہو کر عالم انسانی کے قلوب میں انقلاب پیدا کرنے کا آرزومند ہوتا ہے"(34)

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ولی کے شعور کی رسائی "شعور نبوت" تک تسلیم بھی کر لی جائے تو وہ ولی کا ذاتی کمال ہو گا۔ آپ کہتے ہیں:

> "میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ شیخ محی الدین ابن عربی کا یہ خیال نفسیاتی نقطہ نظر سے درست نہیں لیکن اگر اس کو صحیح فرض کر لیا جائے تو تب بھی قادیانی استدلال شیخ کے موقف کی غلط فہمی پر مبنی ہے"(35)

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ضروری بات یہ ہے کہ ایک ولی کا شعور نبوت تک پہنچنا اگرچہ ممکن ہے تاہم اس کا تجربہ سیاسی اور اجتماعی اہمیت نہیں رکھتا۔ علامہ اقبالؒ کا موقف ہے کہ شیخ کبھی اجازت نہ دیتے صوفیانہ افکار کو بنیاد بنا کر کوئی شخص "نبوت" کا دعویٰ کرے۔ علامہ اقبال لکھتے ہیں:

"شیخ کی صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی نبوت سے انکار کر دیں گے تو وہ یقیناً علمائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کر دیتے"(36)

علامہ محمد اقبال نے مرزا قادیان کے اس دعوے کے ضمن میں جواہر لال نہرو کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:

"جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے، وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک قادیانیت کا بانی ایسے الہام کا حال تھا"(37)

علامہ اقبال نے مرزا قادیانی کے نہ صرف بروزی الہام کا مدلل جواب دیا بلکہ قادیانیوں کی ہر سازش پر نظر رکھ کر اس کا رد کیا۔ اس سے قبل بیان ہو چکا ہے کہ مرزا قادیان کی نبوت دراصل انگریزوں کی ایک سازش تھی جن کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو توڑ کر منتشر کرنا تھا۔ انگریزوں کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہمیشہ خطرہ رہا کہ پھر کبھی علما جہاد کا اعلان کر کے انگریزوں کے خلاف ایک بڑی تحریک چلا سکتے ہیں اس لیے انھوں نے مرزا قادیان کو استعمال کرتے ہوئے ہندوستان میں جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ جس پر اقبال نے اس کا یوں مدلل جواب دیا۔ ۱۹۳۳ء میں انہوں نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا اور ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء کو قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور اور جامع بیان جاری فرمایا جو ہندوستان کے تقریباً سارے انگریزی اور اردو اخبارات نے شائع کیا۔

اقبال قادیانیوں کے عقیدے کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھے ہوئے تھے۔ اقبالؒ نے قادیانیوں کے مذہبی عقائد کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا اور ان کی تاویلوں کو علمی دلائل سے رد کیا۔ ان میں بروزیت کا عقیدہ بھی شامل ہے۔ اقبال کے نزدیک غلام قادیانی اسلام اور پاکستان کا غدار اور دشمن ہے۔ پاکستان جب ایٹمی دھماکے کرے تو بھارت کے ساتھ مل کر غداری اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرے اور جب بھارت ایٹمی دھماکہ کرے تو خوشی سے مبارکباد دے۔ قادیانی ہمیشہ سے غدار ہے۔ اصلیت میں یہ اسلام اور ہمارے ملک پاکستان کا بہت بڑا دشمن ہے۔ قادیانی حضورؐ کے نافرمان اور گستاخ ہیں اس لیے تمام اہم عہدوں سے جتنا جلدی ہو سکے الگ کر دینا چاہیے اسی میں ہماری بہتری ہے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے تاکہ ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ اگر ہمیں ایمان اور پاکستان کی سلامتی چاہیے تو ان قادیانیوں کو ملک پاکستان سے نکال دینا چاہیے۔

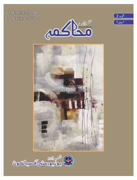

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

علامہ محمد اقبال نے قادیانیوں کے خلاف ۱۹۰۲ء سے لے کر اپنی زیست کے آخری دنوں تک محاذ آرائی کی۔ 1973ء کے آئین میں پاکستان میں ختمِ نبوّت کو نہ ماننے والوں کو متفقہ طور پر "غیر مسلم اقلیت" ٹھہرایا۔ اس آئین کے تحت قادیانی فرقہ کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دیا گیا تھا اور ان کی عبادت گاہیں مسجد نہیں کہلا سکتیں، نہ وہ خود مسلمان اور مُسلمانوں جیسے حقوق بھی حاصل نہیں ہوں گے۔ سچے عاشق رسول ختم نبوت کا تاج کسی بھی صورت چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ تاجدارِ ختم نبوتؐ سے اُلفت اور عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی عزت و تکریم کے جان و مال سے محافظ بنیں۔ خوش بخت ہیں وہ نیک بندے جنہوں نے قادیانیت کے خلاف جہاد میں شامل ہوئے اور اپنے نبی کریمؐ سے قلبی وابستگی کی مہر تصدیق ثبت کر دی۔

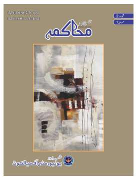

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

حوالہ جات

1۔ محمد اقبال، ختم نبوت، مترجم، میر حسن الدین، دہلی: شیروانی آرٹ پرنٹرس، 1998ء، ص:9

2۔ محمد دین سیالوی، علامہ، مرزا قادیانی کا کردار قرآن و سنت کے کٹھرے میں، لاہور: گلوبل ختم نبوت موومنٹ، 2014ء، ص:17

3۔ مہر علی شاہ، سید، پیر، سَیفِ چشتیائی، لاہور: پرنٹنگ پروفیشنل، جون 1998ء، ص:7

4۔ مہر علی شاہ، سید، پیر، سَیفِ چشتیائی۔ ص:16

5۔ عبدالمجید سالک، ذکر اقبال، جہلم: بک کارنر، فروری، 2016ء، ص:193

6۔ غلام احمد قادیانی، مرزا، روحانی خزائن، جلد نمبر 18، ربوہ: نظارات کمپیوٹرائزڈ اشاعت، 2008ء، ص:216

7۔ بشیر احمد ڈار، اقبال اور احمدیت، لاہور: ناشر آئینہ ادب، بار اوّل، 1984ء، ص:25

8۔ ابوالخیر اسدی، علامہ، بروزی نبوت کا فلسفہ، ملتان: مجلس نشر السنتہ، س ن، ص:18

9۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، مقالاتِ فلسفہ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2010ء، ص:66

10۔ لطیف احمد خان شیروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال، اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اگست، 1984ء، ص:105

11۔ محمود عاصم، مرتب، اقبال کے ملّی افکار (لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء) ص:237، 238

12۔ محمد متین خالد، ترتیب و تحقیق، علامہ اقبالؒ اور فتنۂ قادیانیت (ملتان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ۲۰۰۵ء) ص:132

13-ابوالحسن علی ندوی، قادیانیت مُطالعہ۔و۔جائزہ (لاہور؛ ادارۂ نشریات اسلام، طبع دوم، ۱۹۶۶ء) ص:78

14۔ غلام احمد قادیانی، مرزا، روحانی خزائن، جلد ۲۱ (ربوہ: نظارات کمپیوٹرائزڈ، اشاعت، ۲۰۰۸ء) ص:306

15۔ غلام احمد قادیانی، مرزا، روحانی خزائن، جلد ۲۱۔ ص:495

16۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اشاعت اوّل، اگست، ۱۹۸۴ء) ص:104

17۔ بشیر احمد ڈار، اَنوارِ اقبال (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، طبع دوم، ۱۹۷۷ء) ص:46

18۔ عبدالمجید خان ساجد، ختم نبوۃ عقیدہ اقبالؒ (مُلتان: ادارہ تحقیق و ادب، ۹ نومبر ۱۹۹۷ء) ص:58

19۔ عبدالمجید خان ساجد، ختم نبوۃ عقیدہ اقبالؒ۔ ص:58

20۔ عبدالمجید خان ساجد، ختم نبوۃ عقیدہ اقبالؒ۔ ص:59

21۔ عبدالمجید خان ساجد، ختم نبوۃ عقیدہ اقبالؒ۔ ص:61

22۔ عبدالمجید خان ساجد، ختم نبوۃ عقیدہ اقبالؒ۔ ص:61

23۔ صابر کلوروی، ڈاکٹر، کلیات باقیات اقبال (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۰۴ء) ص:98

24۔ بشیر احمد، اقبال اور قادیانیت تحقیق کے نئے زاویے (راولپنڈی: مجلسِ علم و دانش، ۲۰۰۶ء) ص:28

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

25۔ بشیر احمد، اقبال اور قادیانیت تحقیق کے نئے زاویے۔ ص:29

26۔ بشیر احمد، اقبال اور قادیانیت تحقیق کے نئے زاویے۔ ص:79

27۔ محمد اقبال، کلیات اقبال فارسی (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۳ء) ص:104

28۔ بشیر احمد، اقبال اور قادیانیت تحقیق کے نئے زاویے۔ ص:79

29۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، زندہ رُود (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، بار سوم، ۲۰۱۲ء) ص:132

31۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اشاعت اوّل، اگست، ۱۹۸۴ء) ص:128

31۔ مرزا غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، جلد ۸، ص:212

32۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال۔ ص:128

33۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال۔ ص:128

34۔ نذیر نیازی، سید، مترجم، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (لاہور: بزم اقبال، ۲ کلب روڈ، ۲۰۱۰ء) ص:191

35۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال۔ ص:128۔129

36۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال۔ ص:127

37۔ لطیف احمد خان شروانی، مرتبہ، حرفِ اقبال۔ ص:127